راہ عزیمت

امیر المؤمنین سیّد احمد شہید نے فرمایا:

شہادت: ۲۴ ذوالقعدہ، ۱۲۴۶ھ، مطابق ۶ مئی ۱۸۳۱ء مقام شہادت: بالاکوٹ۔

اہل حکومت وریاست سے کشمکش کی کئی غرضیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً جاہ ومال کی محبت یا محض شجاعت وشہامت کی نمائش۔

میرا مقصود یہ ہے کہ:

دین محمدی کی نصرت میں اپنے مولا کا حکم بجا لاؤں، جو مالک مطلق اور بادشاہ برحق ہے خدائے عزوجل گواہ ہے کہ اس ہنگامہ آرائی سے میرا مقصد اسکے سوا کچھ نہیں۔ نہ اس میں کوئی نفسانی غرض شامل ہے۔ ایسی غرض نہ کبھی زبان پر آئی ہے نہ دل میں گزری ہے۔ دینِ محمدی کی نصرت کے لئے جو کوشش کسی صورت میں بھی ممکن ہوگی، ضرور بجا لاؤں گا اور جس تدبیر کو بھی مفید پاؤں گا، اسے لازماً اختیار کروں گا۔ انشاءاللہ زندگی کے آخری سانس تک اسی سعی میں مشغول رہوں گا۔ پوری عمر اسی کام میں صرف کردوں گا۔ اور جب تک زندہ ہوں اس مقصد کے لئے تگ ودو جاری رکھوں گا۔ جب تک سر گردن پر سلامت ہے، اس میں یہی سودا سمایا رہے گا اور جب تک پاؤں تابِ رفتار سے محروم نہیں ہو جاتے اسی راستے پر چلتا جاؤں گا۔

مفلس بن جاؤں یا دولت مند، منصب سلطنت پر پہنچ جاؤں یا کسی کی رعیت بن جاؤں۔ بزدلی کی تہمت لگے یا شجاعت کی ستائش کی جائے۔ میدانِ جہاد سے کامیاب ہو کر زندہ لوٹوں یا شہید ہو جاؤں۔ اگر میں دیکھوں میرے مولا کی رضا اسی میں ہے کہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر تنہا میدانِ جنگ میں آؤں تو خدا کی قسم دل وجان سے تنہا سینہ سپر ہو جاؤں گا اور لشکروں کے ہجوم میں گھستے وقت دل میں ذرا سا بھی کھٹکا نہ ہوگا۔

مجھے نہ بہادری جتانا مقصود ہے، نہ ریاست حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا ثبوت یوں مل سکتا ہے کہ سکھوں کے بڑے بڑے سرداروں اور رئیسوں میں سے جو شخص دینِ محمدی کو قبول کر لے میں سو زبان سے اس کی مردانگی کا اعتراف واظہار کروں گا۔ اور ہزار جان سے اسکی سلطنت کی ترقی چاہوں گا۔ جب آپ اپنے حاکم کے احکام کی تعمیل میں کوئی عذر وحیلہ روا نہیں رکھتے، حالانکہ وہ آپ جیسا انسان ہے بلکہ آپکی برادری میں سے ہے تو میں احکم الحاکمین کے فرمانوں کی بجا آوری میں کیونکر عذر کر سکتا ہوں۔ حالانکہ وہ تمام انسانوں کا خالق ہے اور سارے جہان اسی نے بنائے ہیں۔ (۱)

(بدھ سنگھ کے نام جوابی خط ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۲۴۲ھ ۱۴ جنوری ۱۸۲۷ء)

(از سید احمد شہید، غلام رسول مہر ص ۳۶۴)

(۱) منظورہ صفحہ ۳۴۴ و مجموعہ مکاتیب۔